مولانا محمد عبید اللہ عفیف

(۲)

سوال :

۱۔ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی میں کوئی آیت قرانی وغیرہ لکھ کر اپنے گلے میں لٹکائی ہے یا لٹکانے کے لئے اپنے کسی صحابی کو فرمایا ہے؟ اور "من تعلق تمیمۃ فقد اشرک" کیا عام حکم ہے؟

۲۔ نبی علیہ السلام نے جب مختلف لوگوں کو خطوط لکھوائے تو کیا بسم اللہ الرحمان الرحیم کے علاوہ "لہ الحمد" بھی لکھوایا یا صرف بسم اللہ ہی ثابت ہے؟

۳۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے بارہ میں بعض مولوی صاحبان کا خیال ہے کہ وہ بھی بشر تھے چنانچہ اوریاہ نامی آدمی کی بیوی کے ساتھ نکاح کرنے کے لئے اوریاہ کو قتل کرایا۔ بعدہٗ اس کی بیوی سے نکاح کر لیا، کیا یہ نبی اللہ پر تہمت نہیں؟ صحیح جواب دیں!

(منجانب مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث محمدی مسجد کلیان وادی سون ڈاکخانہ سوڈی، تحصیل خوشاب، ضلع سرگودھا)

الجواب بعون الوھاب :

اقول و باللہ التوفیق!

مجھے کوئی ایسی حدیث صحیح یا ضعیف نہیں ملی جس میں مذکور ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آیتِ قرآنی یا اور کوئی لفظ لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے ہوں۔ یا کسی صحابی کو حکم دیا ہو کہ فلاں آیت شریفہ لکھ کر بطور تعویذ گلے میں ڈال لو۔ تاہم قرآن کی کسی آیت کو یا کسی صحیح حدیث کے ایسے الفاظ جو استعاذہ پر مشتمل ہوں اگر لکھ کر گلے میں ڈال لیے جائیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے لیکن تقویٰ اور توکل کا تقاضا یہی ہے کہ کسی قسم کا کوئی تعویذ گلے میں نہ لٹکایا جائے۔ رہی غیر شرعی تعویذوں اور گنڈوں کی بات تو وہ بالکل ناجائز اور حرام ہیں۔ ان کی مشروعیت و جواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

چنانچہ حضرت نواب صدیق حسن خانؒ فرماتے ہیں:

"اختلف العلماء من الصحابۃ والتابعین فمن بعدھم فی جواز تعلیق التمائم التی من القرآن واسماء اللہ وصفاتہ فقالت طائفۃ بجوز ذالک" الخ

کہ "قرآنی آیات اور اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور صفات پر مشتمل تعاویذ گلے میں لٹکانے میں صحابہ کرام و تابعین اور اہل علم کے ہاں اختلاف ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ، امام جعفر صادق اور ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ کے نزدیک جائز ہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور ایک دوسری جماعت کے نزدیک تعویذ جائز نہیں ہیں۔

عبداللہ بن عباسؓ، حذیفہؓ، عقبہ بن عامرؓ صحابہ کرام میں سے اور تابعین میں سے علقمہ، اسود، اور ایک دوسری روایت کے مطابق امام احمد اور اکثر حنابلہ اور دوسرے متاخرین کا یہی مذہب ہے اور ان لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عکیم کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے:

"عن عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ قال دخلت علی عبد اللہ بن عکیم ابی معبد الجھنی ... الا تعلق شیئا قال الموت اقرب من ذالک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تعلق شیئا وکل الیہ" (تحفۃ الاحوذی ص۱۷۱ ج۳، باب ماجاء فی کراھیۃ التعلیق")

کہ "حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عکیم کے چہرے اور جسم پر ورم ہوگیا تھا۔ میں ان کی بیمار پرسی کے لئے گیا اور تعویذ لکھ کر گلے میں لٹکانے کی فرمائش کی تو انہوں نے کہا کہ تعویذ پر موت حاوی ہے۔ اور کہا کہ میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کوئی چیز لکھ کر گلے میں لٹکا لیتا ہے وہ اسی تعویذ کے سپرد کیا جاتا ہے" (الدین الخالص بحوالہ تحفۃ الاحوذی ص۱۷۱)

بہر حال ہمارے نزدیک قرآن و حدیث کے الفاظ پر مشتمل تعاویذ اگرچہ درست ہیں تاہم ان سے گریز عین توکل اور تقویٰ ہے اور آپ کی تحریر کردہ حدیث کے الفاظ مجھے نہیں ملے، واللہ اعلم!

جواب سوال نمبر ۲: